تقویۃ الایمان بمقابلہ عظمت قرآن

المعروف

عظمتِ قرآن

مصنف

تاج العلماء پیرِ طریقت بقیۃ السلف حجۃ الخلف خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان رضی اللہ عنہ قادری رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بر صغیر ہندوستان و پاکستان کے تمام وہابیہ غیر مقلد یعنی اہلحدیث اور مقلدین مثلاً دیوبندی، مودودی اور تبلیغی وغیرہم کے مسلم امام مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی ہیں نیز وہابی و غیر مقلد یعنی اہلحدیث کو جنم دینے والے ہی مولوی اسمٰعیل دہلوی ہیں۔ وہابیہ کے ایک معتبر مولوی عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں:

"پٹنہ کے مولانا ولایت علی معرکہ بالاکوٹ میں موجود نہ تھے، موصوف مولانا اسمٰعیل شہید کی اس جماعت کے خاص رکن تھے جو مولانا شہید نے حجتہ اللہ پڑھنے کے بعد اس پر عمل کرنے والی ایک جماعت بنائی تھی یہ لوگ رفع یدین اور آمین بالجہر کیا کرتے۔ لیکن ہجرت کے موقع پر امیر شہید کے سمجھانے سے مصلحت عامہ کے پیش نظر اس جماعت کو ختم کر دیا گیا تھا چنانچہ اب مولانا ولایت علی نے اس جماعت کے احیاء کو اپنا مقصد بنایا آپ نے مولانا محمد اسحاق کی اصلاحی فکر کو قبول نہ کیا مولانا ولایت علی نے امیر شہید کے غائب ہونے کی روایت کی آڑ میں اپنی مستقل جماعت بنانے کا فیصلہ کیا۔"

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۴۰)

فرقہ اہلحدیث کی بنیاد:

اس سے معلوم ہوا کہ رفع یدین اور آمین بالجہر لے کر مولوی اسماعیل صاحب نے جماعت اہلحدیث بنائی۔ اس سے قبل جماعت اہلحدیث کا وجود تو در کنار، کوئی اس نام سے بھی واقف نہ تھا۔ اگر

اس سے قبل کوئی جماعت اہلحدیث ہوتی، تو نئی جماعت بنانے کی حاجت ہی در پیش نہ آتی۔ خود مولوی اسماعیل صاحب کے خاندان میں بھی کوئی اہلحدیث نہ تھا۔ ان کے چچاؤں میں حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور جناب شاہ ولی اللہ صاحب ان کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہم میں سے کوئی بھی اہلحدیث نہ تھا چنانچہ یہ بات مسلم ہے کہ جماعت اہلحدیث کو جنم دینے والے مولوی اسمٰعیل صاحب ہیں اور اہلحدیث کے عقائد کی بنیاد اور اساس ان کی کتاب "تقویت الایمان" ہے۔ وہابیہ کے معتمد اور معتبر راوی عبید اللہ سندھی کا کہنا ہے کہ:

"مولانا اسمٰعیل شہید نے اپنی عربی کتاب رد الشرک کا ترجمہ "تقویت الایمان" کے نام سے کیا یہ کتاب اگر پانچ سو برس پہلے لکھی جاتی تو ہندوستانی مسلمان دنیا کے مسلمانوں سے بہت آگے بڑھ جاتا۔"

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۸۹)

غالباً راوی یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے آگے بڑھنے کے لئے کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ناکافی تھا (معاذاللہ) اس کی بجائے "تقویت الایمان" ہوتی تو مسلمان پانچ سو سال آگے ہوتے۔

اب وہابیہ مقلدین مثلاً دیوبندی، مودودی اور تبلیغی وغیرہم کے منبع الایمان اور مرکز ایقان کو دیکھئے۔ ان حضرات کے مسلم امام اور قطب الارشاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں، جن کے بارے میں مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند (المعروف مدنی) فرماتے ہیں:

"حضرت مولانا شمس العلماء العالمین، بدر الفضلاء الکامین، ابو حنیفہ الزمان، جنید الدوراں، امام ربانی، محبوب سبحانی جناب مولوی حافظ حاجی رشید احمد صاحب گنگوہی"

(الشہاب الثاقب ص ۸۰)

ذرا انداز بیان دیکھئے "شمس العلماء العالمین "یعنی علماء عالمین (تمام جہانوں) کے سورج؟ اللہ رب العالمین، حضور رحمتہ للعالمین (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور گنگوہی شمس العلماء العالمین !!یا للعجب!!

اور لیجئے جناب عاشق الٰہی میر ٹھی کہتے ہیں:

"قطب العالم، قدوۃ العلماء، غوث الاعظم، اسوۃ الفقہا"

(تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۲)

تقویت الایمان بمقابلہ قرآن:

الحاصل۔ وہابیہ، دیوبندیہ اور تبلیغیہ مودودیہ وغیرہم کے امام ربانی، محبوب سبحانی، غوث الاعظم اور شمس العلماء العالمین وغیرہ جیسے مناصب عالیہ کے حامل مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب "تقویت الایمان" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

"کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک وبدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے"۔

(فتاوی رشیدیہ کامل ص ۴۱)

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ قرآن کریم کے متعلق علماء اسلام میں سے کسی نے بھی یہ ارشاد نہ فرمایا کہ قرآن کریم کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے البتہ پورے قرآن کریم پر ایمان لانا عین اسلام ہے۔ جو قرآن کریم کی کسی ایک آیت کا بھی انکار کرے وہ عین اسلام سے محروم، مگر مولوی رشید احمد صاحب فرمارہے ہیں کہ تقویت الایمان کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب تک تقویت الایمان عالم وجود میں نہ آئی تھی زمانہ

عین اسلام سے محروم تھا اور تقویت الایمان تقریبا ۱۸۳۲ء کو معروض وجود میں آئی اور اپنا ایک مخصوص جدید اسلام ساتھ لائی اور اس جدید اسلام کی اساس تقویت الایمان پر ہی مشروط ہے جیسا کہ گنگوہی صاحب فرماگئے ہیں کہ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرتا عین اسلام ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب گھر میں ہو گی ہی نہیں تو پڑھیں گے کیسے اور جب پڑھیں نہیں تو عمل کیسے کریں گے۔ تو حاملین اسلام کے لئے تقویت الایمان کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ٹھہرا۔

قارئین! پہلے ہم آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ قرآن کریم میں اللہ رب کریم نے کس کس طرح اپنے پیارے بندوں کی شان بیان فرمائی ہے۔۔۔ اور پھر آپ تقویت الایمان کی سیر کیجئے اور وہاں استدلال ملاحظہ فرمایئے کہ "تقویت الایمان" میں قرآن کریم کا کس انداز میں رد کیا جارہا ہے۔

۱۔ اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے کہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ (یوسف : ۹۳)
میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کُھل جائیں گی

چنانچہ وہ کُرتا جب سیدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے منہ پر ڈالا تو ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (یوسف :۹۶)
پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کرتا (یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام) کے منہ پر ڈالا اس وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔

سبحان اللہ!------ اللہ کے پیارے محبوب کیسی مشکل کشائی اور بلاؤں کو دفع فرماتے ہیں کہ بے نور آنکھیں روشن ہو گئیں۔۔۔

۲۔ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

(آل عمران : ۴۹)

اور رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللہ کے پیارے نبی عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ کی دی ہوئی طاقت سے کیسی بلائیں دور فرماتے اور کیسے عجیب و مہلک امراض سے شفا عطا فرماتے؛ بلکہ مردوں کو زندہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو ہدایت فرماتا ہے کہ ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

تقویت الایمان کا حکم:

مگر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل ان باتوں پر حکمِ شرک لگاتے ہیں، ملاحظہ ہو امام الوہابیہ کا فرمان:

"عالم میں ارادے سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا، اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا، روزی کی کشائش اور تنگی کرنی، تندرست اور بیمار کر دیتا، فتح و شکست دینا، اقبال و ادبار دینا، مرادیں پوری کرنی، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، برے وقت میں مدد کو پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء کی، پیر شہید کی، بھوت پریت کی، شان نہیں جو کئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے تو مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"۔

(تقویت الایمان ص ٢١)

مولوی اسماعیل بذات خود شرک کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

"شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے ثبات کرنی"

(تقویت الایمان ص ١٨-١٩)

گویا بقول اسماعیل دہلوی صاحب خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

اور شرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ یعنی واجب الوجود ہونا، ذات و صفات میں قدیم ازلی و ابدی ہونا، معبود ہونا میں شرکت کو بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ دوسرا خدا تجویز کرنا۔ خود مولوی اسماعیل کو بھی اس کا اعتراف ہے "شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے ثابت کرنی۔"

(تقویت الایمان ص ۱۸ -۱۹)

اللہ تعالیٰ کے خلاف فتوی؟:

وہ خاص چیزیں وہی ہیں جن کو عبادات یا بندگی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بالفرض، اگر کوئی مشرک کسی دیو یا مہادیو کو مستحق عبادت جانے تو وہ یقیناً مشرک ہے۔ مگر وہ طاقت جو اللہ کی دی ہوئی ہو جیسا کہ ہم قرآن کریم سے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق آیات نقل کر چکے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت ہی تو تھی جس کے باعث آنکھیں روشن ہو گئیں اور مادر زاد اندھے اور برص والے شفایاب ہو گئے اور مردے زندہ ہوئے۔ تو ان پر "تقویت الایمان" کے حکم سے شرک کا حکم لگ گیا۔ خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اللہ نے ان کو بخشی ہے ہر طرح مشرک ہے بلکہ اول اللہ عزوجل پر شرک کا فتوی لگا۔ دوم اللہ عزوجل کے لئے عطائی طاقت کا ماننا جو دوسروں کی بخشی ہوئی ہو لازم آیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کو حادث قرار دینا اور قدیم کا انکار لازم آیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفت قدیم ازلی اور ابدی ہیں کوئی حادث نہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو حادث مانے وہ کافر۔ سوم بخشی ہوئی طاقت اللہ کے لئے ماننا لازم آیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی اور ذات بھی معاذ اللہ ایسی طاقت والی ہے جو اللہ تعالیٰ کو۔۔۔۔ صریح اور صاف مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو عاجز اور محتاج بالغیر ثابت کرنا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ دوسرے کی بخشی ہوئی طاقت اسی کو ہو گی جس کو بالذات طاقت نہ ہو۔ خدا کی بخشی ہوئی طاقت پر حکم شرک لگانے کا مقصد یہ ہوا کہ بخشی ہوئی طاقت خدا کے لئے مانتا ہے اور خدا کو جو بخشی ہوئی (عطا فرمائی ہوئی) ہو گی لازم ہے کہ وہ کوئی خدا اسے بڑی طاقت والا ہی ہو گا جو خدا اسے بڑی طاقت والا ہو گا وہ (معاذ اللہ) خدا اسے بڑا خدا ہی ہو گا اس تحقیق سے یہ بات تو یقیناً ثابت ہو گئی کہ

ایسا کلام کرنا شرک عظیم ہے اور مولوی اسماعیل اس عقیدے کی بنا پر شرک عظیم میں گر گئے۔۔۔۔۔۔۔

قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی طاقت سے بلاؤں کا ٹالنا بھی مذکور ہے، مشکل کے وقت پکارنا اور مرادیں چاہنا بھی موجود ہے۔

۱۔ بنی اسرائیل موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہمراہ سفر میں تھے اور پانی کا کہیں نام ونشان نہیں تھا۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے پانی کے لئے عرض کیا۔ سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا فرمائی، جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَ اِذِ اسۡتَسۡقٰی مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا ؕ (البقرۃ:٦٠)

جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو جب پتھر پر عصا مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے

۲۔ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے متعلق فرماتا ہے:

وَ اِذۡ قُلۡتُمۡ یٰمُوۡسٰی لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ یُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ (البقرۃ:٦١)

اور جب تم (بنی اسرائیل) نے کہا اے موسیٰ ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو گا آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لئے نکالے"

تو پکارنا اور حاجات طلب کرنا بھی قرآن کریم میں مذکور ہے۔ جبکہ مولوی اسماعیل صاحب نے ان امور کو شرک قرار دیا اور اس طرح معاذ اللہ مولائے قدوس پر شرک کا فتویٰ دیا؟!

گویا تقویت الایمان (معاذ اللہ) ناسخ قرآن ہے جب ہی تو دیوبندیوں کے قطب ربانی اور غوث الاعظم گنگوہی نے فرمایا کہ تقویت الایمان کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔

یقیناً اس سے مراد تقویت الایمان والا اسلام ہے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عطا فرمایا ہوا اسلام ہرگز نہیں۔

حضور وہابیہ کے رسول نہیں ہیں:

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا:۲۸)

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

نیز ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف:۱۵۷)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں

ان آیات مقدسہ میں صاف مذکور ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب کے رسول ہیں مگر مولوی اسماعیل دہلوی ان آیات کریمہ اور ان جیسی دیگر آیات کا کس ناز سے یوں رد فرماتے ہیں:

"پیغمبر تو نادانوں کے راہ بتانے کو اور جاہلوں کے سمجھانے کو اور بے علموں کو علم سکھانے آئے ہیں"

(تقوت الایمان ص ۱۲)

استدراک: آپ وہابیہ کی تمام اقسام غیر مقلدین اور مقلدین، دیوبندی، مودودی و غیرہم سے پوچھئے کہ کیا تم لوگ نادان یا جاہل اور بے علم ہو؟ سارے کے سارے وہابی، دیوبندی، مودودی اور تبلیغی وغیرہ آنکھیں نکالکر غضبناک لہجے میں فرمائیں گے کہ ہم نہ تو نادان ہیں اور نہ جاہل اور نہ

بے علم فیصلہ ہو جائے گا کہ ان حضرات کو رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کوئی حاجت نہیں نہ ان سے کوئی واسطہ کیونکہ حضور تو نادانوں اور جاہلوں اور بے علموں کے لئے تشریف لائے۔

قرآن کو کون سمجھتا ہے

۱۔ اللہ جبار جلیل فرماتا ہے:

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ (العنکبوت:۴۳) اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور اُنہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے

چنانچہ فرمایا جاتا ہے:

فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل:۴۳) اہل علم سے پوچھو اگر تم بے علم ہو

۲۔ اور فرماتا ہے:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:۵۹) اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی اور اولی الامر یعنی علماء فقہا کی

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل فرماتے ہیں:

"اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہیے ہم کو وہ طاقت کہاں کہ ان کا کلام سمجھیں اس راہ پر چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت کہ اس کے موافق چلیں بلکہ ہم کو یہی باتیں کفایت کرتی ہیں جن پر چلے جاتے ہیں سو یہ بہت غلط بات ہے"

(تقویت الایمان ص ۱۲)

استدراک: آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو علماء ہی سمجھتے ہیں دوسرا نہیں سمجھتا جو کہ عوام میں مشہور ہے مگر اسماعیل صاحب کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:

"سو یہ ہر خاص و عام کو چاہئے کہ اللہ ورسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں اور اس کو سمجھیں اور اسی پر چلیں اور اس کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کریں"

(تقویت الایمان ص ۱۳)

اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ اس کو نہیں سمجھتے مگر علماء اور مولوی اسماعیل صاحب ہر خاص و عام کو دعوت تحقیق دے رہے ہیں۔

رضائے مصطفیٰ سے انکار:

اللہ جبار و جلیل فرماتا ہے:

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰٮهَا ۪ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف (البقرۃ:۱۴۴)

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (الضحی:۵)

مگر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل کہتے ہیں:

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔

(تقویت الایمان ص ۸۲ مکتبہ اسلامیہ و من پورہ لاہور)

دوسری جگہ لکھا:

"ان کی خواہش کچھ نہیں چلتی" (تقویت الایمان ص ٢٦)

رسول اللہ کے غنی کر دینے سے انکار:

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَانَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ (التوبۃ:٧٤)

اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نا کہ انہیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے

ملاحظہ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے کہ اللہ اور اس کے رسول نے دولت مند کر دیا اپنے فضل سے اور دولت مند وہی کرے گا جس کو قدرت و اختیار بھی ہو۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ ۙ وَ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ رَسُوۡلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوۡنَ (التوبۃ:٥٩)

اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اللہ اور رسول کے دیے پر اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول، بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں

ان دونوں آیات کریمہ میں اللہ عزوجل نے اپنے ساتھ اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی غنی کرنے اور دینے والا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اللہ و رسول سے امید لگائے رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِ (الاحزاب:٣٧)

اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی

اس آیت کریمہ میں نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نعمت دینے والا فرمایا جارہا ہے۔

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل لکھتے ہیں:

"جس کا نام محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"
(تقویت الایمان ص ٦١)

رسول کی شان سے انکار:

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (المنٰفقون:٨)

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل کہتے ہیں:

"اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔"
(تقویت الایمان ص ٢٧)

(معاذ اللہ) بڑی مخلوق انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیھم الصلوۃ وا تسلیم و غیر ہم سب ہی کو شامل۔

ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل گویا اللہ کی شان کے آگے چمار اتنا ذلیل نہیں اور وہ۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو عزت والا فرمارہا ہے اور یہ چمار سے زیادہ ذلیل کہہ رہا ہے۔۔۔۔

بہتر مخلوق ہونے سے انکار:

اللہ جبار و جلیل فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ (البینۃ:٧)

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں

مولوی اسماعیل فرماتے ہیں:

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔"

(تقویت الایمان ص۷۹)

گویا مولوی اسماعیل صاحب فرمارہے ہیں کہ اچھے کام کرنے والے مسلمانوں کی بات کرتے ہو اللہ کے روبرو تو سب انبیاء اور اولیاء ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں یعنی ذرہ ناچیز کم ہے یہ اس سے بھی کم تر ہیں۔۔۔۔

اللہ کے علم سے انکار:

اللہ جبار و جلیل فرماتا ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (الحشر:۲۲)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں (چھپی وظاہر) کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا

اور فرماتا ہے:

وَهُوَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ(الحدید:۳) اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے

اس قسم کی متعدد آیات جس میں اللہ عزوجل کے علیم و خبیر ہونے کا بیان ہے، وہ ازل ہی سے (غیب و شہادت) کو جانتا ہے۔

مولوی اسمٰعیل لکھتے ہیں:

"سو اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو اجب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔"

(تقویت الایمان ص ۳۴)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک دریافت نہ کیا اس وقت تک بے علم تھا۔۔۔۔

دہلوی کی ابلیس دوستی:

اللہ جبار و جلیل ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ(62)اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ(63) لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ
(یونس:٦٢-٦٤)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں

اس سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ درجہ کے مومن کو متقی کہتے ہیں۔

مولوی اسمٰعیل فرماتے ہیں:

"سو یہ جان لینا چاہئے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے"۔
(تقویت الایمان ص ٣٣)

یہ عبارت ابلیس ملعون پر بالکل صادق آتی ہے کیونکہ ابلیس پکا موحد تھا اس کی توحید کامل تھی وہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں مانتا تھا جیسا کہ اسماعیل صاحب کا ارشاد ہے اسماعیل صاحب کے نزدیک ابلیس لعین کے گناہ ایسے کام کر رہے ہیں کہ دوسروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ
(البقرة:٢٨٥)

رسول ایمان لائے اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے

مولوی اسماعیل صاحب فرماتے ہیں:

"جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے"۔

(تقویت الایمان ص ۲۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ: "ایمان والوں نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے" مولوی صاحب کہتے ہیں کہ کسی کو نہ مانئے سوا اللہ کے پس یہ توحید کامل ہو گئی اب جو اللہ کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کو مانتے اور ایمان لاتے ہیں مولوی اسماعیل کے نزدیک مشرک ہوگئے اور ان کی عبادت سے، ابلیس ملعون کی نافرمانی اور گناہ ہزار درجہ بہتر ہوئی، بطور نمونہ یہ چند عبارات "تقویت الایمان" سے نقل کی گئی کہ جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا وہابیہ، دیوبندیہ وغیرہ کے یہاں عین اسلام ہے۔

أعاذنا الله تعالى عنه۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو "تقویت الایمان" سے بچائے رکھے (آمین)

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza
MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza MinhajeRaza